

موت کے بعد

After Life

زیادہ تر مسیحی جانتے ہیں کہ مرنے کے بعد لوگ یا تو جنت میں جاتے ہیں یا پھر دوزخ میں۔ تاہم سب اس بات سے واقف نہیں ہیں کہ راستبازوں کا آخری مسکن آسمان نہیں ہے۔ اور نہ ہی عالم ارواح ناراستوں کا آخری مسکن ہے۔ جب مسیح کے پیروکار رحلت فرماتے ہیں، ان کی روح فوراً آسمان پر چلی جاتی ہے، جہاں خدارہ تھا ہے۔ (تھسلنیکیوں ۲:۲۷)

تاہم مستقبل میں خداونی زمین اور نیا آسمان پیدا کریگا اور نیا یہ شہیم آسمان سے یونچ آئے گا۔

(۱۔ پطرس ۳:۱۳، مکافہ ۲:۲۱)۔ جہاں راستبازی ہمیشہ تک زندہ رہے گی۔ جب ناراست لوگ مرتے ہیں تو وہ فوراً عالم ارواح میں جاتے ہیں، لیکن وہ دوزخ میں عارضی طور پر رینگے اور اپنے بدنوں کے دوبارہ زندہ ہونے کا انتظار کریں گے۔ جب وہ دن آئے گا تو وہ سب خدا کی عدالت کے تخت کے آگے کھڑے ہو گئے اورتب انہیں آگ کی جھیل میں ڈالا جائے گا۔ کتاب مقدس میں سے ہم ان سب پر تفصیلاغور کریں گے۔

ناراست کی موت

When the Unrighteous Die

اس بات کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے کہ ناراستوں کی موت کے بعد کیا ہوتا ہے۔ ہمیں پرانے عہد نامہ میں سے ایک عبرانی لفظ اور نئے عہد نامہ میں سے تین یونانی لفظوں کا مطالعہ کرنا ہوگا۔ یہ عبرانی اور یونانی الفاظ درحقیقت تین مختلف مقاموں کو بیان کرتے ہیں۔ باکل مقدس میں ان الفاظ کا ترجیح دوزخ کیا گیا ہے۔ جو پڑھنے والوں کی غلط راہنمائی کر سکتا ہے۔ آئیں پرانے عہد نامہ میں استعمال ہونے والے عبرانی لفظ (Sheol) پر غور کریں۔ یہ لفظ پرانے عہد نامہ میں 60 سے زیادہ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ یہ واضح طور پر موت کے بعد ناراستوں کے رہنے کی جگہ کا حوالہ دیتا ہے یا بیان کرتا ہے۔ جب بیان میں قورح اور اس کے پیروکاروں نے موی کے خلاف بغاوت کی، خدا نے سزا کے طور پر زمین کا منہ کھولا اور وہ اُن کو نگل گئی۔ باکل بیان کرتی ہے کہ وہ "sheol" یعنی پاتال میں گرے۔ "سوودہ اور اُن کا سارا گھر بار جیتے جی پاتال میں سا گئے اور زمین اُن کے اوپر برآ بر ہو گئی اور وہ جماعت میں سے نا یود ہو گئے"۔ (گنتی ۱۶:۳۳)

بعد میں اسرائیل کی تاریخ میں، خدا نے انہیں خبر دار کیا کہ اس کے غصب کی آگ انہیں پاتال میں جلاتی ہے۔ "اس لیے کہ میرے غصہ کے مارے آگ بھڑک اٹھی ہے جو پاتال کی یتک جلتی جائیگی اور زمین کو اُس کی پیداوار سمیت بھسپ کر دیگی"۔ (استشنا ۳۲:۲۲)

داو دادشاہ نے بیان کیا:

”شریر پاتال میں جائیں گے یعنی وہ سب قومیں جو خدا کو بھول جاتی ہیں،“ (زبور: ۷۶)۔ اور اس نے درخواست کے ذریعے اُن کے خلاف دعا کی۔ ”اُن کو موت اچاک آدباۓ۔ وہ جیتے جی پاتال میں اتر جائیں کیونکہ شرارت اُن کے مکنوں میں اور اُنکے اندر ہے۔“ (زبور: ۵۵)

دان اسلیمان نے توجہ ان آدمی کو فاحشہ عورت کے فریب سے آگاہ کیا۔ ”اس کا گھر پاتال کا راستہ ہے اور موت کی کوٹھریوں کو جاتا ہے پر وہ نہیں جانتا کہ وہاں مردے پڑے ہیں اور اس عورت کے مہمان پاتال کی یہ میں ہیں۔“

(امثال: ۲۷: ۹، ۲۷: ۱۸)

سلیمان نے بہت سی امثال لکھیں جو اس بات پر ایمان لانے میں ہماری راہنمائی کرتی ہیں کہ راست باز پاتال میں نہیں جائیں گے۔ ”دانا کے لیے زندگی کی راہ اوپر کو جاتی ہے تاکہ وہ پاتال میں اترنے سے بچ جائے۔“ (امثال: ۱۵: ۲۲)

”تو اسے چھڑی سے ماریا اور اس کی جان کو پاتال سے بچایا گا۔“ (امثال: ۲۳: ۱۷)

یوسفؐ نے جہنم کا جو نقشہ بیان کیا یعنی اسی نے اس کو پہلے دیکھتے ہوئے نبوئی طور پر شاہ بابل کو بتایا۔ جس نے خود کو خدا سے بڑا کیا تھا کہ وہ پاتال میں ڈالا جائے گا۔ ”پاتال نیچے سے تیرے سب سے جنبش کھاتا ہے کہ تیرے آتے وقت تیر استقبال کرے۔ وہ تیرے لیے مردوں کو یعنی زمین کے سب سرداروں کو جگاتا ہے۔ وہ قوموں کے سب بادشاہوں کو اُن کے تختوں پر سے اٹھا کھڑا کرتا ہے۔ وہ سب تجھ سے کہیں گے کیا تو بھی ہماری مانند عاجز ہو گیا؟ تو ایسا ہو گا جیسے ہم ہیں؟ تیری شان و شوکت اور تیرے سازوں کی خوش آوازی پاتال میں اُتاری گئی تیرے نیچے کیڑوں کا فرش ہوا اور کیڑے ہی تیرا بالا پوش بنے۔ اے صبح کے روشن ستارے تو کیونکہ آسمان پر سے گر پڑا! اے قوموں کو پست کرنے والے تو کیونکر زمین پر پہنکا گیا۔ تو تو اپنے دل میں کہتا تھا کہ میں آسمان پر چڑھ جاؤں گا۔ میں اپنے تخت کو خدا کے ستاروں سے بھی اونچا کروں گا اور میں شامی اطراف میں جماعت کے پہاڑ پر یٹھوں گا۔ میں بادلوں سے بھی اوپر چڑھ جاؤں گا میں خدا تعالیٰ کی مانند ہوں گا۔ لیکن تو پاتال میں گڑھے کی تہی میں اُتارا جائے گا۔ اور جن کی نظر تجھ پر پڑی گی تجھے غور سے دیکھ کر کہیں گے کیا یہ وہی شخص ہے جس نے زمین کو لرزایا اور مملکتوں کو ہلا دیا۔ جس نے جہان کو دیران کیا اور اس کی بستیاں جائز دیں۔ جس نے اپنے اسیروں کو آزاد نہ کیا کہ گھر کی طرف جائیں؟“ (یعنی: ۹: ۱۷)

یہ آیات اور ان کی مانند دوسری بات پر ایمان لانے میں ہماری راہنمائی کرتی ہے کہ پاتال عذاب کا مقام تھا اور ابھی بھی ہے۔ جہاں ناراست لوگ موت کے بعد جائیں گے۔ یہاں اور ثبوت بھی ہیں۔

Hades عالم ارواح

نئے عہد نامہ میں استعمال ہونے والا یونانی لفظ ”Hades“ جس کا مطلب عالم ارواح ہے۔ یہ بھی اُس مقام کا حوالہ دیتا ہے جس کا پرانے عہد نامہ میں استعمال ہونے والا لفظ ”sheol“ یعنی پاتال حوالہ دیتا ہے۔ اس کو ثابت کرنے کے لیے

ہمیں زبور:۱۰:۲ کا موازنہ اعمال:۲:۲ کے کرنا ہوگا۔ جہاں پر اس کا بیان ہے ”کیونکہ تو نہ میری جان کو پاتال میں رہنے دیگا نہ اپنے مقدس کو سڑنے دیگا“ (زبور:۱۰:۲)

”اس لیے کہ تو میری جان کو عالم ارواح میں نہ چھوڑیگا اور نہ اپنے مقدس کے سڑنے کی نوبت پہنچنے دیگا۔“

(اعمال:۲:۲)۔ نئے عہد نامہ میں عالم ارواح کا ذکر وسیع اوقات میں ملتا ہے دلچسپ بات یہ ہے کہ وس کے وس واقعات میں

یعنی سوچ میں استعمال ہوا ہے۔ اور اکثر اس کو ایسی جگہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے جہاں ناراست موت کے بعد اسیر ہو گے۔

(متی:۱۱:۱۲، ۱۳:۱۵، ۱۴:۲۳، اعمال:۲:۲۷، ۳:۲۳، اعمال:۲:۱۸، ۸:۲۴، ۲۰:۱۳)۔ ایک بار پھر یہ سب اس

طرف اشارہ کرتے ہیں کہ پاتال/ عالم ارواح موت کے بعد ناراستوں کے رہنے کی جگہ تھی اور یہ غذب کا مقام تھا۔

کیا یسوع عالم ارواح میں گیا؟

Did Jesus Go to Sheol/Hades

آئیں زبور:۱۰:۱ اور جس کا ذکر پطرس نے اعمال:۷:۱ میں کیا غور کریں۔ یہ دونوں آیات اس طرف اشارہ کرتی ہیں کہ

پاتال اور عالم ارواح ایک ہی مقام ہے۔ عین پتوکوست کے دن پطرس کے وعظ کے مطابق زبور:۱۰:۱ میں داؤ خود سے

نہیں کہہ رہا تھا بلکہ نبوتی طور پر مسیح کے بارے کہہ رہا تھا۔ کیونکہ داؤ مسیح کے بدن کی مانند پاتال کے اندر نہیں گیا تھا۔

(اعمال:۲:۲۹)

یہ اس لیے ہوا، کہ ہم جانیں کہ حقیقت میں یسوع زبور:۱۰:۱ میں اپنے باپ سے کہہ رہا تھا۔ اور وہ اپنے اس ایمان کو بیان کر

رہا تھا کہ اس کا باپ اُس کی جان کو پاتال میں نہیں جانے دیگا۔ بعض لوگ یسوع مسیح کے اس بیان کو ثبوت کے طور پر تشریع

کرتے ہیں کہ یسوع مسیح کی جان اور روح موت اور جی اٹھنے کے درمیانی عرصہ کے دوران عالم ارواح میں گئی تاہم حقیقتاً

ایسا نہیں ہے۔ ایک بار اس پر غور کریں جو یسوع نے اپنے باپ سے کہا۔

”کیونکہ تو نہ میری جان کو پاتال میں رہنے دیگا نہ اپنے مقدس کو سڑنے دیگا“ (زبور:۱۰:۱)۔

یسوع باپ سے یہ نہیں کہہ رہا تھا، میں جانتا ہوں کہ میری جان چند دن عالم ارواح میں رہے گی، لیکن میرا ایمان ہے تو مجھے

وہاں رہنے نہ دیگا، بلکہ وہ یہ کہہ رہا تھا ”میں ایمان رکھتا ہوں کہ جب میں مرؤں گا تو میرے ساتھ ناراستوں کی مانند سلوک

نہیں کیا جائے گا، تو میری جان کو پاتال میں نہ چھوڑیگا۔ حتیٰ کہ میں وہاں ایک منٹ نہ بھیروں گا۔ نہیں، میرا ایمان ہے کہ تو

اپنے منصوبے کے مطابق تیرے روز مجھے زندہ کرے گا، اور تو میرے بدن کو سڑنے نہ دے گا۔“ یہ ترجیحی یقینی طور پر

ضامن ہوئی جب یسوع مسیح نے کہا ”نہ اپنے مقدس کو سڑنے دیگا“، ہم اس ترجیحی کا مطلب نہیں لے سکتے کہ یسوع کا بدن

تین دن تک جبکہ وہ زندہ نہیں ہو جاتا تدریجی طور (رفتہ رفتہ) سڑے گا۔ بلکہ ہم اس ترجیحی سے یہ مطلب لیتے ہیں کہ موت

سے زندہ ہونے تک اس کا بدن سڑنے کا نہیں۔ اسی طرح، اس کا یہ بیان کہ اُس کی روح پاتال میں نہیں رہے گی، ہمیں اس

کی یہ ترجمانی کرنے کی ضرورت نہیں کہ وہ پاتال میں چند دن رہا لیکن قطعی طور پر وہاں چھوڑا نہ گیا۔ بلکہ ہمیں اس کی ترجمانی یہ کرنی چاہیے کہ اُس کی جان کے ساتھ ناراستوں کی طرح سلوک نہیں کیا جائے گا جو پاتال میں قید رہیں گی۔ اُس کی جان کو ایک منٹ کے لیے بھی وہاں چھوڑا نہیں جائے گا۔ اس پر بھی غور کریں کہ یسوع نے کہا ”تونہ میری جان پاتال میں رہنے دیگا۔“

تین دن یسوع کی جان کہاں تھی

Where was Jesus Soul During Three Days

یاد رکھیں کہ یسوع نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ تین رات دن زمین کے اندر رہی گا۔ (متی: ۱۲: ۴۰)

یہ تصور کرنا کہ اُس کا بدن تین دن قبر میں رہیا گا جیسا کہ قبر کو ”زمین کا دل“ تصور کیا جاتا ہے۔ بلکہ یسوع اپنی جان یا روح کے بارے میں کہہ رہا تھا کہ اُسکی جان زمین کی گہرائی میں جائے گی۔ پس ہم یہ تجویز اخذ کر سکتے ہیں کہ اس کی روح یا جان مرنے اور جی اٹھنے کے درمیانی عرصہ کے دوران آسمان پر نہ گئی۔ یسوع نے جی اٹھنے کے بعد مریم کو کہا کہ وہ ابھی اپنے باپ کے پاس نہیں گیا (یوحتا: ۲۰: ۱۷)۔ یسوع کا بیان اس بات کی تصدیق کرتا ہے۔

تاہم اس بات کو بھی ذہن میں رکھیں کہ یسوع نے صلیب پر قوبہ کرنے والے ڈاکو سے کہا کہ تو آج ہی میرے ساتھ فروسوں میں ہو گا (لوقا: ۳۲: ۳۳)۔ ان تمام حقائق کو ملتے ہوئے ہم جانتے ہیں کہ یسوع مسیح کی جان یا روح تین رات دن زمین کے دل میں رہی۔ اس وقت وہ ایسے مقام میں تھا جسے ”اُس نے فردوں“ کہا، جو یقینی طور پر ایک ایسے مقام قابل قبول متفاہد نہیں جسے عذاب کی جگہ یعنی پاتال کہا جاتا ہے۔ یہ سب حقائق یہ خیال کرنے میں میری مدد کرتے ہیں کہ زمین کے دل کے اندر پاتال کے علاوہ ایک اور مقام ہے جسے فردوں کہا جاتا ہے۔ لعزرا و دولت مند آدمی کی کہانی اس خیال کی حمایت کرتی ہے۔

آئیں اس کہانی کو پڑھیں:

”ایک دولت مند تھا جو ارغوانی اور مہین کپڑے پہنتا تھا اور ہر روز خوشی مانتا اور شان و شوکت سے رہتا تھا۔ لعزرنام ایک غریب ناسو روں سے بھرا ہوا اسکے دروازہ پر ڈالا گیا تھا۔ اُسے آرزو تھی کہ دولت مند کی میز سے گرے ہوئے ٹکڑے سے اپنا پیٹ بھرے بلکہ کتے بھی آ کر اُس کے ناسو روچاٹتے تھے۔ اور ایسا ہوا کہ وہ غریب مرگیا اور فرشتوں نے اُسے بیجا کرا بر اہام کی گود میں پہنچا دیا اور دولت مند بھی مواد اور فون ہوا۔ اُس نے عالم ارواح کے درمیان عذاب میں بیٹلا ہو کر اپنی آنکھیں اٹھائیں اور ابر اہام کو دور سے دیکھا اور اُس کی گود میں لعزرا کو۔ اور اس نے پکار کر کہا اے باپ ابر اہام مجھ پر رحم کر کے لعزرا کو بھیج کر اپنی اُنگلی کا سر اپانی میں بھگوکر میری زبان ترکرے کیونکہ میں اس آگ میں ترپتا ہوں۔ ابر اہام نے کہا بیٹا! یاد کر کہ تو اپنی زندگی میں اچھی چیزیں لے چکا اور اسکی طرح لعزرا بھی چیزیں لیکن اب وہ یہاں تسلی پاتا ہے اور تو ترپتا ہے۔ اور ان سب باقوں کے سوا ہمارے تمہارے درمیان ایک بڑا گڑھا واقع ہے۔ ایسا کہ جو یہاں سے تمہاری طرف پار جانا چاہیں نہ جائیں اور نہ کوئی ادھر سے ہماری طرف آسکے۔“ (لوقا: ۱۹: ۲۶-۲۷)

صرف ظاہر ہے کہ دولت مند آدمی اور لعزرا دونوں مرنے کے بعد بدن کی صورت میں بلکہ اپنی جانوں کی صورت میں اپنے اپنے مقام پر گئے۔

Where Was Lazarus

غور کریں، دولت مند آدمی نے خود کو عالم ارواح میں پایا، لیکن وہ دوسرے مقام میں لعزز کو ابراہام کے ساتھ دیکھ سکتا تھا۔ درحقیقت، لعزز کے بارے میں یہ بیان ہوا ہے کہ وہ ابراہام کی گود میں بیٹھا تھا، اس جگہ کے نام کے بارے میں کچھ نہیں کہا گیا۔ لیکن اس کا حوالہ تسلی کے طور پر دیا گیا ہے جیسا کہ لعزز نے ابراہام کے پاس پہنچنے پر تسلی پائی۔ دولت مند آدمی اور لعزز کی موت کے بعد ان کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟ کتاب مقدس بتاتی ہے کہ دولت مند آدمی نے ”دور سے“ لعزز کو دیکھا، اور تمیں بتاتا گیا ہے کہ ان کے درمیان ”ایک بڑا گڑھا واقع تھا۔“ چنانچہ ان کے درمیان فاصلہ کا تصور کیا جاسکتا ہے۔

تماہم یہ نتیجہ اخذ کرنا بجا ہوگا کہ ان کے درمیان زیادہ فاصلہ تھا جیسا کہ آسمان اور زمین کے دل کے درمیان ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو پھر دولت مند آدمی کے لیے لعزز کو دیکھنا ممکن ہوتا۔ اور اسے بیان کرنے کی بھی اشد ضرورت ہوتی یا اگرچہ دونوں مقاموں کے درمیان ”ایک بڑا گڑھا واقع تھا“ تاکہ ایک طرف سے دوسری طرف نہ جاسکیں۔ اس کے علاوہ، دولت مند آدمی نے ابراہام کو ”پکارا“ اور ابراہام نے اسے جواب دیا۔ یہ چیز اس خیال میں ہماری راہنمائی کرتی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے قریب تھے جیسا کہ وہ ”بڑے گڑھے“ کے آپار سے ایک دوسرے سے باقیں کر رہے تھے۔ یہ سب حقائق اس بات پر ایمان لانے میں میری راہنمائی کرتے ہیں کہ لعزز ایسے مقام میں نہ تھا جسے ہم آسمان کہتے ہیں، بلکہ وہ زمین کے اندر ایک علیحدہ مقام پر تھا۔ یہ وہ مقام تھا جس کا حوالہ یسوع نے توبہ کرنے والے ڈاکوو یا تھانی فردوں زمین کے اندر یہی فردوں تھی جس میں پرانے عہد نامہ کے راستا زمرنے کے بعد گئے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں لعزز، یسوع اور توبہ کرنے والے ڈاکو گئے۔

یہ وہی مقام ہے جہاں مرنے کے بعد سموئیل نبی گیا۔ سموئیل ۲۸ باب میں ہم پڑھتے ہیں جب خدا نے سموئیل کی روح کو اجازت دی کہ وہ ظاہر ہو اور نبیتی طور پر ساؤل سے باقیں کرے، جادوگرنی عورت نے کہا ”مجھے ایک دیوتا زمین سے اوپر آتے دکھائی دیتا ہے۔“ (۱۔سموئیل ۲۸:۲۸)

سموئیل نے خود ساؤل سے کہا ”تو نے کیوں مجھے بے چین کیا کہ مجھے اپر بلوایا؟“ (۱۔سموئیل ۱۵:۲۸)۔

عیاں طور پر، سموئیل کی روح زمین کے اندر فردوں میں تھی۔ کتاب مقدس اس حقیقت کی تصدیق کرتی ہے، مسیح کے جی اٹھنے پر، فردوں خالی ہو گئی، اور پرانے عہد نامہ کے دوران مرنے والے راستا زولوں کو یسوع مسیح اپنے ساتھ آسمان پر لے گیا۔ باہم بیان کرتی ہے کہ جب یسوع زمین سے عالم بالا پر چڑھا، ”توفی یوں کو ساتھ لے گیا“

(افسیوں ۳:۸۔ ۹: ۲۸؛ زیور ۱۸: ۸)۔ میں تصور کرتا ہوں کہ یہ وہ قیدی تھے جو فردوں میں رہ رہے تھے۔ یقینی طور پر یسوع نے پاتال میں رہنے والے لوگوں کو آزاد نہیں کرایا تھا!

یسوع نے قیدی روحوں میں منادی کی

Jesus Preached to Spirits in Prison

پائل بھی بیان کرتی ہے کہ یسوع نے موت اور جی اٹھنے کے درمیانی عرصہ کے دوران قیدی روحوں میں منادی کی۔ ا۔ پطرس ۳ باب میں ہم پڑھتے ہیں۔ ”اس لیے کہ مجھ نے بھی یعنی راستباز نے ناراستوں کے لیے گناہوں کے باعث ایک بار دکھ اٹھایا تاکہ ہم کو خدا کے پاس پہنچائے۔ وہ جسم کے اعتبار سے تو مارا گیا لیکن روح کے اعتبار زندہ کیا گیا۔ اسی میں اُس نے جا کر ان قیدی روحوں میں منادی کی۔ جو اُس الگے زمانہ میں نافرمان تھیں جب خدا نوح کے وقت میں تحمل کر کے ٹھہرا رہا تھا اور وہ کشش تیار ہو رہی تھی جس پر سوار ہو کر تھوڑے سے آدمی یعنی آٹھ جانیں پانی کے دیلہ سے بچیں۔“ (۱۔ پطرس ۲۰۔ ۱۸:۳)

کتاب مقدس کی اس عبارت سے بہت سے سوال جنم لیتے ہیں جن کا میرے پاس کوئی جواب نہیں۔ یسوع کیوں کچھ نا فرمان لوگوں میں خاص طور پر منادی کرنے کے لیے مارا گیا جو نوح کے زمانہ میں سیلا ب کے دوران مरے؟ اُس نے انہیں کیا بتایا؟ کسی بھی صورت میں، یہ عبارت اس حقیقت کی تصدیق نہیں کرتی کہ یسوع جی اٹھنے تک تین رات دن فردوں میں رہا۔

Gehenna جہنم

آج جب راست باز لوگ اس جہان قافی سے رحلت فرماتے ہیں، تو ان کی رو حس فوراً آسمان پر چلی جاتی ہیں۔

(۱۔ کرنتیوں ۲:۵، ۸، ۲۱۔ ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰)۔ اب بھی ناراست پاتال میں جاتے ہیں، جہاں وہ عذاب اٹھاتے اور آخری عدالت کے لیے اپنے بدنوں کے جی اٹھنے کا انتظار کرتے ہیں۔ اور وہ آگ کی جھیل میں ڈالے جائیں گے جو پاتال سے بالکل عیحدہ اور مختلف مقام ہے۔ تیرسا یونانی لفظ ”Gehenna“ آگ کی جھیل کو بیان کرتا ہے، بعض اوقات اس کا ترجمہ جہنم بھی کیا جاتا ہے۔ یو شلمیں Hannom کی وادی کے باہر کوڑے کے ڈھیر کے نام سے یہ لفظ لیا گیا ہے۔ یہ کوڑے کا ایک ایسا ڈھیر ہے جہاں ہر وقت آگ جلتی رہتی ہے۔ جب یسوع نے جہنم کے بارے میں کہا تو اس نے اسے ایسے مقام کے طور پر بیان کیا جہاں ناراست لوگ جسمانی طور پر ڈالے جائیں گے۔

مثال کے طور پر متی کی انجیل میں بیان ہے:

”اور اگر تیراہنا تھے تجھے ٹھوکر کھلائے تو اس کو کاث کر اپنے پاس سے بھیک دے کیونکہ تیرے لیے تھیں بہتر ہے کہ تیرے اعضاء میں سے ایک جاتا ہے اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ جائے..... جو بدن کو قتل کرتے ہیں اور روح کو قتل نہیں کر سکتے اُن سے نہ ڈرو بلکہ اُسی سے ڈرو جو روح اور بدن دونوں کو جہنم میں بلاک کر سکتا ہے۔“ (متی ۵: ۲۸، ۳۰: ۱۰)

جہنم اور عالم ارواح ایک ہی مقام نہیں ہو سکتے ہیں کیونکہ پائل بیان کرتی ہے کہ ناراستوں کی رو حس یا جانیں بدن سے آزاد ہو کر عالم ارواح میں جائیں گی۔ یسوع کی ہزار سالہ بادشاہی کے بعد جب ناراستوں کے بدن خدا کی عدالت کے تخت کے

آگے کھڑے ہونے کے لیے زندہ ہونے گے۔ تب انہیں آگ کی جھیل یا جہنم میں ڈالا جائے گا (مکافہ ۲۰:۵، ۱۱:۱۵)۔ مزید یہ کہ عالم ارواح ایک روز خود آگ کی جھیل ڈالی جائیں گی (مکافہ ۲۰:۲۰)۔ پس یہ آگ کی جھیل سے مختلف مقام ہے۔

Tartaros جہنم

چوتھا لفظ جس کا ترجمہ کتاب مقدس میں جہنم (Hell) کیا گیا ہے۔ یہ یونانی زبان کا لفظ "tartaros" ہے۔ نئے عہد نامہ میں یہ صرف ایک بار استعمال ہوا ہے۔ ”کیونکہ جب خدا نے گناہ کرنے والے فرشتوں کو نہ چھوڑا بلکہ جہنم میں بھیج کر تاریک غاروں میں ڈال دیا تاکہ عدالت کے دن تک حرast میں رہیں“۔ (۲:۲۰۔ پطرس)

عام طور پر تصویر کیا جاتا ہے کہ ”tartaros“ یعنی جہنم گناہ کرنے والے فرشتوں کے لیے ایک خاص قید ہے۔ پس، یہ پاتال / عالم ارواح یا جہنم نہیں ہے۔ یہودا نے بھی حرast میں رکھے جانے والے فرشتوں کے بارے میں لکھا۔ ”اور جن فرشتوں نے اپنی حکومت کو قائم نہ رکھا بلکہ اپنے خاص مقام کو چھوڑ دیا اُن کو اُس نے دائی گی قید میں تاریکی کے اندر روز عظیم کی عدالت تک رکھا ہے۔“ (یہودا ۶)

جہنم کی دہشت

The Horrors of Hell

جب گنہگار شخص مر جاتا ہے تو پھر اسے توہہ کرنے کا کوئی موقع نہیں دیا جائے گا۔ اس کی قسمت پر مہر ہو گئی ہے۔ باطل بیان کرتی ہے کہ ”اور جس طرح آدمیوں کے لیے ایک بار مرتنا اور اُس کے بعد عدالت کا ہونا مقرر ہے“ (عبرانیوں ۹:۲۷)۔ جہنم دائی گی ہے، اور اس میں قید ہونے والے کے لیے بخوبی کوئی امید نہیں۔ یسوع مسیح نے ناراستوں کی سزا کو بیان کرتے ہوئے کہا۔ ”اور یہ ہمیشہ کی سزا پائیں گے مگر استباز ہمیشہ کی زندگی“ (متی ۲۵:۳۶)۔ جہنم میں ناراستوں کی ہے سزا ہمیشہ کی جیسا کہ استبازوں کے لیے ہمیشہ کی زندگی ہے۔

پولوس لکھتا ہے:

”کیونکہ خدا کے نزدیک یہ انصاف ہے کہ بدله میں تم پر مصیبت لانے والوں کو مصیبت۔ اور تم مصیبت اٹھانے والوں کو ہمارے ساتھ آرام دے جب خداوند یسوع اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ بھر کتی ہوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہوگا۔ اور جو خدا کو نہیں پہچانتے اور ہمارے خداوند یسوع کی خوشخبری کو نہیں مانتے اُن سے بدله لیگا۔ وہ خداوند کے چہرہ اور اُس کی قدرت کے جلال سے دور ہو کر ابدی ہلاکت کی سزا پائیں گے۔“ (۹:۲۰۔ تھسلنیکوں ۱:۹)

جہنم ایک ناقابل بیان اذیت والا مقام ہے کیونکہ یہ کمی نہ ختم ہونے والی سزا ہے۔ ناراست لوگ یہاں ابدی سزا پائیں گے اور اُن پر خدا کے غضب کی آگ ہمیشہ بھر کتی رہے گی۔ یسوع مسیح نے تمثیل میں جہنم کو ”بہر اندر ہیرے“ سے تشبیہ دی، جہاں

”رونا اور دانت پینا ہوگا“ اور یہ ”جہاں آن کا کپڑا نہیں مرتا اور آگ نہیں بھتی“۔ (متی: ۲۲ امر قریب: ۹)

ہمیں چاہیے کہ ہم لوگوں کو اس مقام کے بارے میں آگاہ کریں اور انہیں بتائیں کہ نجات صرف مُسْعَ کے وسیلے سے ہے۔

راستہ از موت کے بعد

The Righteous After Death

جب ایک ایماندار مرتا ہے، تو اُس کی روح فوراً آسمان پر خداوند کے ساتھ رہنے کے لیے جاتی ہے۔ پلوس نے اس حقیقت کو بڑے واضح طور پر بیان کیا، جب اُس نے اپنی موت کے بارے میں لکھا۔ ”کیونکہ زندہ رہنا میرے لیے مُسْعَ ہے اور مرننا نفع۔ لیکن اگر میرا جسم میں زندہ رہنا ہی میرے کام کے لیے مفید ہے۔ تو میں نہیں جانتا کہ کے پسند کروں۔ میں دونوں طرف پھنسا ہوا ہوں۔ میرا جی تو یہ چاہتا ہے کہ کوچ کر کے مُسْعَ کے پاس جا رہوں کیونکہ یہ بہتر ہے۔“ (فلپیوں ۲۱: ۲۳-۲۲)

غور کریں کہ پلوس نے کہا میرا جی تو یہ چاہتا ہے کہ کوچ کروں اور اگر وہ کوچ کرتا ہے تو توبہ مُسْعَ کے ساتھ ہوگا۔ اس کی روح پاتال میں نہیں جائے گی، جہاں وہ جی اٹھنے کا انتظار کرے۔ اس پر بھی غور کریں، پلوس نے کہا کہ اُس کے لیے مرننا نفع ہوگا۔ اور یہ صرف اُسی صورت میں مُسْعَ ثابت ہوگا اگر وہ منے کے بعد آسمان پر جاتا ہے تو۔ پلوس نے کرنقیوں کے نام دوسرے خط میں لکھا کہ اگر ایک ایماندار کی روح اُس کے بدن کے ڈلن کو چھوڑتی ہے، تو پھر وہ خداوند کے گھر میں اُس کے ساتھ رہے گی۔ ”پس ہمیشہ ہماری خاطر مجمع رہتی ہے اور یہ جانتے ہیں کہ جب تک ہم بدن کے ڈلن میں ہیں خداوند کے ہاں سے جلاوطن ہیں۔ کیونکہ ہم ایمان پر چلتے ہیں نہ کہ آنکھوں پر۔ غرض ہماری خاطر مجمع ہے اور ہم کو بدن کے ڈلن سے جدا ہو کر خداوند کے ڈلن میں رہنا زیادہ منظور ہے۔“ (کرنقیوں ۵: ۴-۸)

اس کی تصدیق کے لیے پلوس نے مزید لکھا:

”نے بھائیو! ہم نہیں چاہتے کہ جو سوتے ہیں ان کی کابت تم ناواقف رہوتا کہ اور وہ کی مانند جو نا امید ہیں غم نہ کرو۔ کیونکہ جب ہمیں یہ یقین ہے کہ یہ یوں مر گیا اور جی اٹھا تو اُسی طرح خدا آن کو بھی جو سو گئے ہیں یہ یوں کے وسیلے سے اُسی کے ساتھ لے آیا گا۔“ (تحسلنیوں ۲: ۱۳-۱۲)

اگر یہ یوں مُسْعَ ”آن کو جو سوئے ہوئے ہیں“، واپس اپنے ساتھ لاے گا، تو پھر اب وہ یقیناً آسمان پر اُس کے ساتھ ہیں۔

آسمان کی پیش بینی

Heaven Foreseen

آسمان کس کی مانند ہے؟ ہم اپنی محرومی و عقل سے اُس جلال پر مکمل گرفت حاصل نہیں کر سکتے، جو وہاں ہمارا منتظر ہے، باہم ہمیں صرف اس کی ایک جھلک دیتی ہے۔ آسمان کے بارے میں ایمانداروں کے لیے ایک پر جوش حقیقت یہ ہے کہ ہم اپنے

خداوند اور نجات دہنہ لیوں، اور اپنے خدا باپ کو روپر و دیکھیں گے۔ ہم ”باپ کے گھر“ میں رہیں گے: ”میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں۔ اگر نہ ہوتے تو میں تم سے کہہ دیتا کیونکہ میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لیے جگہ تیار کروں۔ اور اگر میں جا کر تمہارے لیے جگہ تیار کروں تو پھر آکر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا تاکہ جہاں میں جاتا ہوں تم بھی ہو۔“ (یوحننا ۳: ۲۱-۲۳)

جب ہم آسمان پر جائیں گے، بہت سارے بھیج دی جاوہب ہماری سمجھ سے باہر رہیں اس وقت انہیں جانیں گے۔ پلوں لکھتا ہے:

”اب ہم کو آئینہ میں دھندا سا دکھائی دیتا ہے مگر اس وقت روپر و دیکھیں گے۔ اس وقت میرا علم ناقص ہے مگر اس وقت ایسے پورے طور پر پہچانا گا جیسے میں پہچانا گیا ہوں۔“ (۱۳: ۱۲-۱۴) کرنھیوں

مکافہ کی کتاب آسمان کی صحیح تصویر کشی کرتی ہے کہ یہ کس کی مانند ہے۔ مکافہ میں آسمان کو ایسی جگہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے جو نہایت خوبصورت اور عظیم سرگرمی کا مقام ہوگا۔ اور وہاں پر لامحو و تبدیلی اور ناقابل بیان خوشی ہوگی۔ یوحننا جسے رویدادی گئی، اول اس نے خدا کے تحنت پر غور کیا، کائنات کا مرکز دفور امیں روح میں آگیا اور کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان پر ایک تحنت رکھا ہے اور اس تحنت پر کوئی بیٹھا ہے۔ اور جو اس پر بیٹھا ہے وہ مگر یہش او عقیق سامعلوم ہوتا ہے اور اس تحنت کے گرد زمرد کی ایک دھنک معلوم ہوتی ہے۔ اور اس تحنت کے گرد چوبیں تحنت ہیں اور ان تحنوں پر چوبیں بزرگ سفید پوشک پہنے ہوئے بیٹھے ہیں اور ان کے سروں پر سونے کے تاج ہیں۔ اور اس تحنت میں سے بجلیاں اور آوازیں اور گرجیں پیدا ہوتی ہیں اور اس تحنت کے سامنے آگ کے ساتھ چاغ جل رہے ہیں۔ یہ خدا کی سات روحلیں ہیں۔ اور اس تحنت کے سامنے گویا شیشہ کا سمندر بلور کی مانند ہے اور تحنت کے تج میں اور تحنت کے گرد اگر چار جان دار جن کے آگے پیچھے آکھیں ہی آکھیں ہیں۔ پہلا جاندار بہر کی مانند ہے اور دوسرا جان دار پچھڑے کی مانند اور تیسرے جان دار کا چہرہ انسان کا سا ہے اور چوتھا جان دار اڑتے ہوئے عقاب کی مانند ہے۔ اور ان چاروں جانداروں کے چھ چھ پر ہیں اور رات دن بغیر آرام لیے یہ کہتے ہیں کہ قدوس قدوس قدوس۔ خداوند خدا قادر مطلق جو تھا اور جو ہے اور جو آنے والا ہے۔ اور جب وہ جاندار اس کی تجدید اور عزت اور شکر گزاری کریں گے جو تحنت پر بیٹھا ہے اور ابد الآباد زندہ رہے گا تو وہ چوبیں بزرگ اس کے سامنے جو تحنت پر بیٹھا ہے گر پڑیں گے اور اس کو جدہ کریں گے جو ابد الآباد زندہ رہے گا اور اپنے تاج یہ کہتے ہوئے اس تحنت کے سامنے ڈال دیں گے کہ۔ اے ہمارے خداوند اور خدا تو ہی تجدید اور عزت اور قدرت کے لا اُن ہے کیونکہ تو ہی نے سب چیزیں پیدا کیں اور وہ تیری ہی مرضی سے تھیں اور پیدا ہوئیں۔“ (مکافہ ۱۱: ۲-۳)

یوحننا نے اس کو زیمنی صلاح میں بیان کرنے کی پوری کوشش کی۔ جس زمین پر کسی چیز سے موازنہ کرنا مشکل ہوگا۔ ظاہر ہے کہ اس نے جو کچھ دیکھا ہمارے لیے اسے سمجھنا اس وقت مشکل ہے جب تک ہم اُسے خود نہیں دیکھ لیتے ہیں لیکن الہامی طور پر پڑھ کر ہم اس کو سمجھ سکتے ہیں۔

آسمان کے بارے میں زیادہ تر روایا ہمیں مکافہ باب ۲۱ اور ۲۲ میں ملتی ہیں۔ جہاں یوحننا نے یہ شلمیم کو بیان کیا، جواب

آسمان پر ہے لیکن یہ یسوع کی ہزار سالہ بادشاہی کے بعد زمین پر آئے گا۔ اور وہ مجھے روح میں ایک بڑے اور اوچے پہاڑ پر لے گیا اور شہر مقدس یروشلم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اترتے دکھایا۔ اُس میں خدا کا جلال تھا اور اُس کی چکن نہایت قیمتی پھر یعنی اُس یہش کی تھی جو بلور کی طرح شفاف ہو۔ اور اس کی شہر پناہ بڑی اور بلند تھی اور اُس کے بارہ دروازے اور دروازوں پر بارہ فرشتے تھے۔۔۔ اور جو مجھ سے کہہ رہے تھے اُس کے پاس شہر اور اُس کے دروازوں اور اس کے شہر پناہ کے نام پنے کے لیے ایک پیاس کا آلہ یعنی سونے کا گز تھا۔ اور وہ شہر چکور واقع ہوا تھا اور اُس کی لمبائی چوڑائی کے برابر تھی۔ اُس نے شہر کو اس گز سے ناپا تو بارہ ہزار فرلانگ نکلا۔ اُس کی لمبائی اور چوڑائی اور انچائی برابر تھی۔۔۔ اور اُس کے شہر پناہ کی تعمیر یہش کی تھی اور شہر ایسے خاص سونے کا تھا جو شفاف شیش کی مانند ہو۔۔۔ اور بارہ دروازے بارہ موتيوں کے تھے۔ ہر دروازہ ایک موتي کا تھا اور شہر کی سڑک شفاف شیش کی مانند خالص سونے کی تھی اور میں نے اُس میں کوئی مقدس نہ دیکھا اس لیے کہ خداوند خدا قادر مطلق اور بره اُس کا مقدس ہے۔ اور اُس شہر میں سورج یا چاند کی روشنی کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ خدا کے جلال نے اُسے روشن کر رکھا ہے۔ اور بره اُس کا چراغ ہے۔۔۔ پھر اُس نے مجھے بلور کی طرح چمکتا ہوا آب حیات کا ایک دریا دکھایا جو خدا اور برہ کے تخت سے نکل کر اُس شہر کی سڑک کے نیچے میں بہتا تھا۔ اور دریا کے آر پار زندگی کا درخت تھا۔ اُس میں بارہ قسم کے پھل آتے تھے اور ہر میہنے میں پھلتا تھا اور اُس درخت کے پتوں سے قوموں کو شفا ہوتی تھی۔ اور پھر لعنت نہ ہوگی اور خدا اور برہ کا تخت اُس شہر میں ہو گا اور اُس کے بندے اُس کی عبادت کریں گے۔ اور وہ اُس کا منہ دیکھیں گے اور اُس کا نام آن کے ما تھوں پر لکھا ہوا ہو گا۔ اور پھر رات نہ ہو گی اور وہ چراغ اور سورج کی روشنی کے تھانے ہو نگے کیونکہ خداوند خدا آن کو روشن کریگا اور وہ ابد الآباد بادشاہی کریں گے۔۔۔ (مکاشفہ ۲۱: ۱۰ - ۲۲: ۲۳) (مکاشفہ ۵: ۱-۵)

یسوع مسیح کا ہر ایک پیر و کار ایمان میں مستقل طور پر بڑھتے ہوئے یہ سب عجائب دیکھ سکتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں، ہم آسمان پر پہلے چند دن ایک دوسرے سے یہ کہتے ہوئے رہیں گے ”یہ بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ یوحنانے اسے مکاشفہ کی کتاب میں بیان کرنے کی کوشش کی“۔